Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴ و ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم جمعہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۵ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ ٭ ۱۲ تبوک ۱۳۵۴ہش ٭ ۱۲ ستمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۰۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال بغرض طبّی معائنہ و علاج لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت گذشتہ چند روز صبح کے وقت ضعف اور دھڑکن کی وجہ سے ناساز رہی ہے۔

احبابِ جماعت پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت دے اور حضور بخیریت اس سفر سے واپس تشریف لائیں۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال بغرض علاج لاہور میں قیام رکھتی ہیں۔ آپ کی طبیعت عرصہ سے دائیں ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے ناساز چلی آتی ہے جس کی وجہ سے چل پھر بھی نہیں سکتیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اِن دنوں کراچی میں مقیم ہیں وہاں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ باوجود علاج کے بلڈ پریشر کنٹرول نہیں ہو رہا۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اسلام کا بہت بڑا منصوبہ ہے جس کی تکمیل کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے"
(خلیفۃ المسیح الثالث)

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ مکرم نواب زادہ مودود احمد خان صاحب ابن محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۲۸ اگست ۱۹۷۵ء بیٹا عطا فرمایا ہے۔

نومولود حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کا پڑپوتا اور محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم و مغفور آف ملتان کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے، اسے دینی و دنیوی برکات سے نوازے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو واجب ہے کہ آپ اپنے نفس پر شفقت نہ کرے

بلکہ

ایسا بنے کہ خدا اس کے نفس پر شفقت کرے

"وہ شخص جس کا دل اِس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے رکھ نہیں سکتا وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اِس دُنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہلِ دُنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں اور تکلفات کو شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہیں۔ تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کی رُو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادے کو جانتا ہے۔ جو صدق و اخلاص رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابلِ قدر شئے ہے۔ حیلہ جو آدمی تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ کے روزے رکھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا کشف میں ملا اور انہوں نے کہا کہ تُو نے کیوں اپنے نفس کو اتنی مشقت میں ڈالا ہوا ہے تو اس سے باہر نکل۔ اِسی طرح جب انسان خدا کے واسطے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اُسے کہتا ہے کہ تُو کیوں مشقت میں پڑا ہے۔ مگر جو تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں خدا ان کو دوسری مشقت میں ڈال دیتا ہے اور نکالتا نہیں اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اس کے نفس پر شفقت کرے۔ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے لئے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو جو آگ میں خود گرنا چاہتا ہے اسے تو وہ خدا آگ سے بچاتا ہے اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ یہ اَسْلَمْ ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں آوے اس سے انکار نہ کرے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عظمت کے فکر میں خود لگتے تو وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کی آیت نازل نہ ہوتی۔ حفاظتِ الٰہی کا یہی سِرّ ہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۲ تبوک ۱۳۵۴ھ
۱۲ ستمبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئندہ نسلوں کی تربیت و اصلاح کا مسئلہ

جن دینی اور رُوحانی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ دنیا کی اصلاح کے لئے قائم کرتا ہے ان کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کا مسئلہ غیر معمولی طور پہ بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ان جماعتوں کے لئے اپنے مقصد اور نصب العین تک پہنچنے کے لئے ایک لمبے عرصہ تک مسلسل ابتلاؤں اور مصائب و آلام کے تیز و تند طوفانوں میں سے گذرنا ہوتا ہے اس لئے اپنی آنے والی نسلوں کو ان طوفانوں کا خندہ پیشانی اور صبر و ہمت اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے بہرحال تیار کرنا ہوتا ہے اور ان کے ذہنوں میں یہ امر مستحضر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ:-

"قومیں ہمیشہ مصیبتوں اور ابتلاؤں کی تلواروں کے سایہ تلے بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں۔" (حضرت المصلح الموعودؓ)

ذہنیں یہ سمجھانے اور بار بار سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ:-

"جب تک اسلام غالب نہیں آتا ہمیں بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑیں گی اور اپنے نفسوں کو مارنا ہوگا۔ جب تک ہم اپنے نفسوں کو مار کر . . . . دریا کی دھار کے خلاف تیرنے کی کوشش نہیں کریں گے ملامت کی تلوار کے نیچے، ہنسی اور مذاق کی تلوار کے نیچے . . . . اور فلسفی لوگوں کی اعتراضات کی تلوار کے نیچے سر رکھنے کیلئے تیار نہیں ہوتے، اُسوقت تک اپنے عظیم الشان مقصد کے پورا کرنے کی ہمیں امید نہیں رکھنی چاہیئے۔"

(حضرت مصلح الموعودؓ۔ الفضل ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

دُوسری وجہ رُوحانی جماعتوں کے لئے تربیت و اصلاح کی اہمیت کی یہ ہوتی ہے کہ وہ ایسے زمانہ اور ایسے دور میں قائم کی جاتی ہیں جبکہ دنیا میں عالمگیر بگاڑ پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ خیالات و افکار میں بھی آوارگی اور بغاوت و سرکشی کی روح پیدا ہو چکی ہوتی ہے اور اعمال و کردار میں بھی ہر طرح کی خرابیاں اپنے زوروں پر ہوتی ہیں۔ ایسے خطرناک ماحول میں رہتے ہوئے اپنی اولادوں اور نسلوں کو اس ماحول کی قباحتوں اور مضرتوں سے بچائے رکھنا اور انہیں اپنے عملی نمونہ سے دنیا کی راہنمائی کے لئے تیار کرنا بجائے خود غیر معمولی جد و جہد اور خاص عزم و ہمت کا کام ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رُوحانی جماعتوں میں ـــ بالخصوص ان کی نشو و نما کے ابتدائی ادوار میں تربیت و اصلاح کے کام پر خاص زور دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس ضرورت کو لمحہ بھر کے لئے بھی فراموش کرنا حد درجہ خطرناک نتائج کا موجب ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ بھی ایک خالص رُوحانی اور دینی جماعت ہے جسے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے قائم کیا ہے۔ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم رُوحانی فرزند سے وابستہ ہونے کی توفیق بخشی ہے جس کے متعلق خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ

كيف تهلك أمتي انا في اولها والمسيح ابن مريم في آخرها

یعنی میری اُمت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جبکہ اس کے اوّل میں میں ہوں اور آخر میں مسیح ابن مریم ہے۔ لیکن جس مسیح ابن مریم کے ساتھ آخری زمانہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غلبۂ اسلام کو وابستہ کیا اس کے زمانہ کی خرابیوں اور فتنوں کے متعلق بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ:-

"نوحؑ سے لے کر آج تک کے تمام نبی لوگوں کو آخری زمانہ کے اس خطرناک فتنہ سے ڈراتے رہے۔"

(مسند احمد بن حنبل جلد اوّل صفحہ ۱۹۵)

مذاہبِ عالم کی بگڑی ہوئی موجودہ شکلیں، دہریت و الحاد کی عالمگیر یورش، خیالات و افکار اور اعمال و کردار میں پیدا شدہ ہمہ گیر خرابیاں سب پکار پکار کر اس امر کا اظہار کر رہی ہیں کہ مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضور سے پہلے آنے والے نبیوں نے آخری زمانہ کے جس فتنۂ عظیم کی خبر دی تھی اور جس کے انسداد کے لئے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کی بعثت کی بشارت دی گئی تھی، فی الحقیقت وہ یہی زمانہ ہے جس میں سے اس وقت ہم گذر رہے ہیں۔

اس زمانہ کے عالمگیر فتنوں اور ہمہ گیر خرابیوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد یہ امر اظہر من الشمس ہو جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ پر کتنی اہم اور نازک ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ درحقیقت یہ ذمہ داریاں اس مشہور شعر کی مصداق ہیں کہ ؎

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سلسلے میں ہمارے لئے اپنی آنے والی نسلوں کی صحیح نہج پر تربیت خاص اہمیت رکھتی ہے اور اس ضمن میں ہماری بہنوں پر بالخصوص بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ آئندہ نسلیں انہی کی گود میں پلتی اور پروان چڑھتی ہیں۔

(باقی)

خوش قسمت وُہ ماہِ رحمتِ رحمان آیا ہے

مبارک ہو عزیزو دوستو، رمضان آیا ہے
زہے قسمت کہ وصلِ یار کا سامان آیا ہے

مجسّم برکتیں ہیں جس کی راتیں اور دنِ رحمت
وہ حرزِ جانِ اہلِ تقوٰی و ایمان آیا ہے

دلِ ناشاد مت گھبرا تُو اپنے دردِ پیہم سے
ترے ہر درد و دُکھ کا چرخ سے سامان آیا ہے

تھے واجب ہم سے پہلی اُمّتوں پر جس طرح روزے
اُسی منہاج پر اَے مومنو، رمضان آیا ہے

دریچے جس میں ہو جاتے ہیں وَا سب رحمتِ حق کے
وُہ ماہِ عفو و جُود و بخششِ رحمان آیا ہے

گنہگارانِ اُمّت کی یہ کتنی خوش نصیبی ہے
خدا سے مغفرت کا اک نیا سامان آیا ہے

کیئے ہیں خود بیاں جس کے فضائل حق تعالیٰ نے
ہُوا نازل تھا قرآں جس میں وہ رمضان آیا ہے

پڑھو اَلصَّوْمُ لِی اور پھر اَنَا اُجْزٰی بِہٖ کو بھی
خدا کا یہ ۔ بنامِ مومناں ۔ فرمان آیا ہے

سیہ کاروں کا بھی جس میں نصیبہ جاگ اُٹھتا ہے
خوشا قسمت وہ ماہِ رحمتِ یزدان آیا ہے

شفاعت حق سے روزہ خود کریگا روزہ داروں کی
یہ "مسلم" میں رسول اللہؐ کا فرمان آیا ہے

شیاطیں جس میں زنجیروں سے یکسر جکڑے جاتے ہیں
مہینہ وہ بصد شوکت بعزّ و شان آیا ہے

غریب و مفلس و بیکس بھی ہیں اس ماہ کے مہماں
یہ اُن کے واسطے اِک خاص دسترخوان آیا ہے

مرے صدیقؔ اُٹھ اور مانگ لے تُو بھی خُدا سے کچھ
کہ دَورِ خاصِ لطف و شفقت و احسان آیا ہے

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے آداب

(سلطان احمد پیرکوٹی)

(۲)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصتوں سے فائدہ اٹھانا

رمضان المبارک کا ایک ضروری ادب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی واضح ہدایات پر عمل کر کے اس کی رخصتوں سے فائدہ اٹھائے۔ کیونکہ اسی میں برکت ہے۔ سفر پر ہو تو روزہ نہ رکھے۔ ہاں بعد میں قضا کرے۔ مریض ہو تو روزہ نہ رکھے۔ ہاں بعد میں قضا کرے حاملہ و مرضعہ عورتوں کو روزہ رکھنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں رمضان کے روزوں سے مستثنیٰ فرمایا ہے۔ ہاں اگر حمل ختم ہو جائے تو وہ ان کی قضا کریں۔ ایسا بوڑھا جس کے قویٰ مضمحل ہو چکے ہوں ایسا بچہ جو روزہ کی بلوغت کو نہیں پہنچا وہ روزہ نہ رکھے۔ جو لوگ مستقل طور پر معذور ہیں اور وہ روزوں کی طاقت نہیں رکھتے ارشاد خداوندی ہے کہ وہ روزانہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دیں اور اس کی استطاعت نہ ہو تو رمضان کے مبارک دنوں میں روزہ رکھنے کی توفیق نہ ملنے پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔

بہر حال رمضان المبارک کے سلسلہ میں ایک مومن انسان کو افراط و تفریط کا شکار نہ ہونا چاہیئے اگر وہ اسکے روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھنے کی پوری کوشش کرے تو اس کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی رخصتوں سے پورا فائدہ اٹھائے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر تقدم اختیار نہ کرے۔

کھلے بندوں روزہ دار کے سامنے کھانے پینے سے اجتناب

رمضان المبارک میں روزے رکھنے سے جو لوگ شرعاً معذور ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں روزہ سے رخصت دی ہو۔ وہ اگر روزہ نہ رکھیں تو اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کر رہے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ رخصتوں سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ مگر رمضان المبارک کے احترام کو ہر دم پیش نظر رکھیں کھلے بندوں راستوں اور بازاروں میں ہوٹلوں اور گھروں میں کوئی چیز کھانے پینے سے اجتناب کریں۔ یہ یاد رکھیں کہ روزہ دار کو اپنے سامنے کھانے پینے سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ وہ اگر خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے دل کی خواہش کو دبائے رکھتا ہے اور اپنے روزہ کو پورا کرنے کا پورا عزم رکھتا ہے تو اس کا ثواب اور بڑھ جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا (بیہقی)

روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو جب تک کھانے والے اس سے فارغ نہ ہو جائیں۔ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ

اِنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامُهٗ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهٗ

بیہقی

جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے۔ اس کی ہڈیاں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہیں اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے لوگوں کو روزہ دار کے سامنے کھا پی کر اس کے لئے امتحان کے سامان پیدا کرنا یا کھلے بندوں کھا پی کر رمضان المبارک کے احترام کو ملحوظ نہ رکھنا یقیناً اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے اس سے اجتناب لازمی ہے۔

اصلاح نفس

اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا ذکر کرتے ہوئے ان کی ایک غرض یہ بھی بتائی ہے کہ انسان ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے پس رمضان المبارک کا ایک ادب یہ ہے کہ انسان ہر بدی سے اجتناب کرے ہر شر سے بچے منہیات شرعیہ کا ارتکاب نہ کرے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو چاہے وہ سارے روزے رکھ بھی لے وہ رمضان المبارک سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔ (بخاری)

جو شخص جھوٹ اور اس پر مبنی افعال کو چھوڑ نہیں دیتا اس کے بھوکا پیاسا رہنے سے خدا کو کوئی غرض نہیں۔

روزہ صرف کھانے پینے سے رکے رہنے کا نام نہیں بلکہ اس سے غرض دل کی نیکی۔ ضبط نفس۔ تقویٰ اخلاص انابت الی اللہ اور اس سے دعا کرنا ہے تا انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزوں کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَاِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهٗ اَوْ شَاتَمَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ۔ (بخاری)

روزہ تو ایک ڈھال ہے اسکے ذریعہ گناہوں اور لڑائی جھگڑوں سے بچا جاتا ہے۔ پس روزہ دار کو چاہیئے کہ وہ لغو اور بری بات زبان پر نہ لائے کسی سے جاہلیت کا سلوک نہ کرے۔ اگر کوئی شخص اس سے لڑائی جھگڑا کرے یا اسے گالی دے تو وہ اس کا جواب نہ دے بلکہ دوبارہ یہ فقرہ دہرائے کہ میں روزہ دار ہوں۔ ایک اور روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاُ (دارمی)

یعنی اگر کوئی روزہ دار ثواب کی خاطر اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے روزہ نہیں رکھتا اور وہ بری باتوں مثلاً جھوٹ بولنے جھوٹی شہادت دینے۔ افتراء پردازی۔ غیبت لعن طعن اور گالی گلوچ وغیرہ سے مجتنب نہیں رہتا اور منہیات کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ روزہ رکھ کر ظاہری طور پر ایک حکم کی تعمیل کر لیتا ہے۔ لیکن ایسے شخص کے ثواب اور اجر کا مستحق نہیں ہوتا۔ جو روزہ کو ایک ڈھال بنا لیتا ہے اور اس کے ذریعہ تمام منہیات اور بدیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اسے سوائے بھوکا اور پیاسا رہنے کے اور کچھ نہیں ملتا۔

پس رمضان المبارک کا ایک ادب یہ ہے کہ انسان روزہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ تمام منہیات شرعیہ غیبت جھوٹ لعن طعن الزام تراشی اور گالی گلوچ وغیرہ سے اجتناب کرے۔ زور کے ایک معنے غناء کے بھی ہیں اسلئے

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ

کا ایک مفہوم یہ بھی ہوگا کہ انسان رمضان المبارک میں بالخصوص گانے بجانے رقص و سرور کی مجالس میں شامل ہونے نیز ریڈیو پر سارا دن گانے سنتے رہنے سے بھی پرہیز کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ وہ اسے اپنے ان خاص بندوں میں شامل کرے جن کو اس کی رضا نصیب ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استحکام پاکستان کی اساس — میراث قائدِ اعظم

مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر شاہد

۱۱ ستمبر۔ بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح کا یوم وفات ہے آپ اور آپ کے مخلص ساتھیوں کی عظیم جدوجہد اور محنت شاقہ کے نتیجہ میں مملکت خداداد پاکستان وجود میں آئی۔ آپ قیام پاکستان کے تقریباً ایک سال بعد ہی راہیٔ ملک عدم ہوئے۔ قائد اعظم کا یوم وفات ہمیں ہر سال اس نظریہ کی یاد دلاتا ہے جس کے نتیجہ میں پاکستان دنیائے عالم کے نقشہ پر ابھرا اور جو استحکام پاکستان کی اساس بن سکتا ہے اور جس پر عمل پیرا ہو کر آپ وطن عزیز کو مضبوط و مستحکم دیکھنے کے متمنی تھے۔

قائد اعظم محمد علی جناح مسلمانان پاکستان کے ایک محبوب راہنما تھے آپ کی تمام زندگی قومی خدمت میں گذری۔ دوست و دشمن سب اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ آپ غیر معمولی ذہین و فطین اور صاحب فراست سیاسی لیڈر تھے۔ اقوام کے عروج و زوال کی داستان۔ ہمسایہ قوموں کی ذہنیت بین الاقوامی تعلقات قومی بقا کے اصول و محرکات اور بہتری مستقبل کے اصولوں پر آپ کا فکر و ذہن احاطہ کئے ہوئے تھا۔ آپ کے افکار و نظریات بلاشبہ ایک مضبوط پاکستان کی اساس ہے۔

پاکستانی قوم کے لئے ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو قیام پاکستان کے مخالف تھے۔ کانگریس کے حاشیہ بردار تھے۔ انہیں پاکستان کی سالمیت پر ایمان نہ تھا آج انہی لوگوں کو سب سے بڑا پاکستانی قرار دیا جا رہا ہے اور مستقبل کے طالب علم کو ان کا تعارف راہنمایان پاکستان کی حیثیت کروایا جا رہا ہے قائد اعظم کے فکر و نظریات ہمارے قلب و ذہن پر حاوی ہونے چاہئیں۔ انہی کی اشاعت و ترویج ہمارا نصب العین ہونا چاہئے بعض اہم امور کے متعلق قائد اعظم محمد علی جناح کے فرمودات ہدیہ قارئین ہیں :۔

دستور پاکستان کی بنیادی صفات

اگرچہ قائد اعظم کی زندگی میں پاکستان کا آئین تیار نہیں ہوا تھا۔ آپ نے فروری ۱۹۴۸ء میں یو ایس اے کے عوام کے نام جو نشری پیغام ریکارڈ کروایا تھا۔ اس میں اپنے نقطہ نظر کی ترجمانی یوں کی تھی

"پاکستان کا دستور ابھی بننا ہے اور یہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی بنائے گی مجھے نہیں معلوم کہ اس دستور کی شکل و ہیئت کیا ہوگی لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ جمہوری نوعیت کا ہوگا اور اسلام کے بنیادی اصولوں پر مشتمل۔ ان اصولوں کا اطلاق آج کی عملی زندگی میں بھی اسی طرح ہو سکتا ہے جس طرح تیرہ سو سال پہلے ہوتا تھا اسلام اور اس کے نظریات نے ہمیں جمہوریت کا سبق سکھایا ہے اسلام نے ہمیں انسانی مساوات انصاف اور ہر ایک سے رواداری کا درس دیا ہے ہم ان عظیم الشان روایات کے وارث اور امین ہیں اور پاکستان کے آئندہ دستور کے معماروں کی حیثیت سے ہم اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے بخوبی آگاہ ہیں" (میراث قائد اعظم ۲۹ از ڈاکٹر جاوید اقبال)

اپنے عظیم رہنما کی تمنائیں بھی ملاحظہ فرمائیں۔

مثالی جمہوریت

بانیٔ پاکستان ایسی جمہوریت پر مبنی آئین بنانے کی تلقین کرتے تھے جو حقیقی انصاف رواداری اور مساوات پر مبنی ہو۔ آپ نے ۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء کو کراچی بار ایسوسی ایشن کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

"کسی کو ایسی جمہوریت مساوات اور آزادی سے خوف کیوں لاحق ہو جو انصاف رواداری اور مساوی سلوک کے بلند ترین معیار پر قائم کی گئی ہو۔ ان کو کہنے دیجئے ہم دستور پاکستان بنائیں گے اور دنیا کو دکھائیں گے۔ گویا یہ رہا ایک اعلیٰ اور مثالی نمونہ"!

اسلام کی مذہبی رواداری

آپ اسلام کی مذہبی رواداری پر یقین رکھتے تھے اور آپ کے نظریات میں کسی دور کا بھی یہ تصور نہیں پایا جاتا تھا کہ کسی طبقہ کو ثانوی حیثیت دی جائے اور درجہ دوم کا شہری بنایا جائے۔ آپ نے آسٹریلیا کے لوگوں کے لئے جو نشری تقریر ریکارڈ کروائی اس میں اعلان کیا "ہم میں سے بڑی اکثریت کا دین اسلام ہے ہم پیغمبر آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں ہم اسلامی برادری کے ارکان ہیں جس میں سب حقوق وقار عزت نفس کے اعتبار سے برابر ہیں۔ ہمارا وجہ ہے کہ ہم اتحاد کی ایک بالکل مخصوص اور گہری حس رکھتے ہیں لیکن کوئی غلطی نہ کیجئے پاکستان تھیوکریسی یا اس سے ملتی جلتی چیز نہیں ہے۔ اسلام کا تقاضا ہے کہ ہم دوسرے مذاہب کے لوگوں سے رواداری کا سلوک کریں ہم ان تمام لوگوں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب یا نسل یا فرقے سے تعلق رکھتے ہوں جو پاکستان کے سچے اور وفادار شہریوں کی حیثیت سے اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے تیار اور آمادہ ہوں۔" (میراث قائد اعظم ۳۰)

۹ نومبر ۱۹۴۱ء کو علی گڑھ یونیورسٹی میں خطاب فرمایا

"مسٹر کے ایم منشی کا شاید خیال ہے کہ پاکستان میں غیر مسلموں کے ساتھ اچھوتوں کا سا سلوک ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ اچھوت پن کے تصور سے تو صرف انہی کا مذہب اور انہی کا فلسفہ آشنا ہے ہمارا نہیں۔ اسلام عالمگیر برادری ہے انصاف کا عدل کا مساوات کا اور رواداری کا۔ بلکہ غیر مسلموں کے ساتھ وسیع القلبی اور فیاضی کا جو اسلام کی حفاظت اور ذمہ داری میں آگئے ہوں۔ وہ سب ہمارے بھائیوں کی طرح ہیں اور وہ اس سٹیٹ کے شہری ہوں گے"

(بحوالہ لاہور سالنامہ ۶۹ صفحہ ۳۰)

پاکستانی شہریت اور وطنیت کا تصور

آپ نے اگست ۱۹۴۷ء میں پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں مملکت خداداد پاکستان کے نظریہ کی وضاحت فرماتے ہوئے پاکستانی شہریت اور وطنیت کا وسیع تصور پیش کیا جس میں کسی بھی پاکستانی شہریت رکھنے والے کے درمیان شہریت کے حقوق میں امتیاز نہیں برتا گیا اور کسی طبقہ یا فرقہ کی تعداد کم ہونے یا کمزور ہونے کے باعث اسے ثانوی حیثیت نہیں دی جاتی جس سے ان کے ذہنی قویٰ مفلوج ہوں اور ان کے ساتھ غیر انسانی برتاؤ کیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"اگر تم اپنے ماضی کو بدل دو گے اور اس جذبہ سے متحد ہو کر کام کرو گے کہ تم میں سے ہر ایک خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ خواہ ماضی میں اس کے تعلقات تمہارے ساتھ کیسے ہی رہے ہوں خواہ اس کا رنگ اس کی ذات اور اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو اول دوم اور آخر اس مملکت کا شہری ہے جس کے حقوق و فرائض بالکل مساوی ہیں۔ تو تمہارے عروج و ارتقاء کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔ میں اس معاملہ پر انتہائی زور دینا چاہتا ہوں کہ تم آزاد ہو اس مملکت پاکستان میں تم اپنے مندروں میں آزادانہ جا سکتے ہو اور مساجد اور دوسری عبادت گاہوں میں بھی جانے میں تم آزاد ہو تمہارا مذہب تمہاری ذات تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو کاروبار مملکت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہمارا آغاز ایسے ایام میں ہو رہا ہے جب ایک قوم ایک ذات اور ملک اور دوسری ذات اور ملک کے درمیان کوئی فرق و امتیاز نہیں۔ ہم اس بنیادی اصول کی بنا پر آغاز کر رہے ہیں کہ ہم تمام شہری ہیں اس مملکت میں مساوی شہری ہیں"۔ (بحوالہ رپورٹ تحقیقاتی عدالت ۲۱۳)

اب اس سے زیادہ شہریت و وطنیت کا وسیع اور اعلیٰ تصور کیا ہو سکتا ہے کہ جس کے نتیجے میں بلالحاظ مذہب و ملت رنگ و نسل اقلیت و اکثریت سب کے حقوق و فرائض برابر ہوں۔ خواہ وہ سیاسی ہوں سماجی ہوں یا تحصیل علم کے لئے ہوں یا کسب معاش کے لئے ہوں ہر نوع کے حقوق اور ترقی کے مقامات کے لئے فرائض مساوی ہیں۔

معتدل اسلامی نظام معیشت

آپ ایک معتدل اور ہموار اسلامی نظام معیشت چاہتے تھے اور تعمیر پاکستان عدل اجتماعی اور اسلامی سوشلزم کی بنیاد پر رکھنے کے خواہاں تھے۔ آپ نے ۱۹۴۸ء میں سٹیٹ بینک کی تقریب میں اعلان کیا :۔

"ہمارا فرض ہے اور یہ ہمارا مشن ہونا چاہیے کہ خود اپنی خوشحالی اور بہتری کے لئے نیز دنیا کو امن و سکون کا پیغام پہنچانے کے لئے ایک معتدل ہموار نظام معیشت خود پیش کریں۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمارے پاس خود ایک نظام معیشت بھی موجود ہے"۔

(بحوالہ ہفت روزہ لاہور سالنامہ نمبر ۶۹)

پھر چاٹگانگ میں ۱۹۴۸ء کی تاریخی تقریر میں فرمایا:-

"آپ جب کہتے ہیں کہ پاکستان کی تعمیر عدل اجتماعی اور اسلامی سوشلزم کی اس واضح اساس و بنیاد پر ہونی چاہیئے تو دراصل آپ میرے جذبات کی ہمنوائی کر رہے ہوتے ہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے جذبات کی۔"

(بحوالہ ہفت روزہ لاہور ایضاً)

سٹیٹ بنک کی تقریب کے موقعہ پر فرمایا:-

"ہمیں اپنی تقدیر اپنے منفرد اور مخصوص انداز میں بنانی پڑیگی اور دنیا کے سامنے ایک ایسا مثالی معاشی نظام پیش کرنا پڑے گا جو انسانی مساوات اور معاشرتی انصاف کے سچے اسلامی تصورات پر قائم ہو۔"

(میراث قائداعظم ص۱۶)

قومی شیرازہ بندی

قومی اتحاد و استحکام حاصل کرنے کے لئے قائداعظم نے محسوس کر لیا تھا کہ علاقہ واریت، صوبائیت اور قبائلیت کے سب بُت توڑ دینے چاہئیں۔ آپ نے ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء کو ڈھاکہ کے عظیم الشان جلسہ عام میں ان بُتوں سے خبردار کر دیا تھا آپ نے فرمایا:-

"جب تک آپ اپنی ہیئت سیاسیہ کے اس صوبائیت کے زہر کو نہیں نکال پھینکیں گے آپ کبھی ایک سچی حقیقی قوم کے سانچے میں نہ ڈھل سکیں گے آپ مربوط و متحد نہ ہو سکیں گے آپ ایک قوم کی حیثیت میں متحد نہ ہو سکیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان وغیرہ کی اصطلاحوں میں بات نہ کریں۔ میں مانتا ہوں کہ یہ اپنی اپنی جگہ وحدتیں ہیں لیکن میں پوچھتا ہوں کیا وہ سبق آپ بھول گئے جو تیرہ سو سال پہلے آپ کو سکھایا گیا تھا..... اب آپ نے اپنے لئے ایک علاقہ، وسیع علاقہ حاصل کر لیا ہے۔ یہ سب آپ کی سرزمین ہے۔ پاکستان پنجابیوں کا ہے نہ سندھیوں کا، پٹھانوں کا ہے نہ بنگالیوں کا۔ یہ آپ کا ہے۔ آپ کی اپنی مرکزی حکومت ہے جس میں ان جغرافیائی وحدتوں کو نمائندگی حاصل ہے لیکن اگر آپ خود کو ایک قوم، ایک عظیم قوم کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں تو خدا کے لئے اس صوبائی عصبیت کو فوراً ترک کر دیجئے۔ صوبائی عصبیت ایک لعنت ہے۔ اسی طرح فرقہ واری بھی یعنی شیعہ سنی وغیرہ۔"

(میراث قائداعظم ص۷۶-۷۷)

قومی اتحاد و ارتباط کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے آپ نے ایک سرکاری اور قومی زبان پر زور دیا۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کی تقریر میں فرمایا:-

"اگر پاکستان کے مختلف حصوں کو باہم متحد ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونا ہے تو اس کی سرکاری زبان ایک ہی ہو سکتی ہے اور میری ذاتی رائے میں وہ صرف اردو ہے۔"

(میراث قائداعظم ص۶۹)

سرکاری ملازمین کے لئے نصب العین

قائداعظم نے پرانی نوکر شاہی کی ذہنیت کو بدلنے کے لئے تین اہم اصول بیان کئے۔

(۱) سرکاری اہلکاروں کو اپنے آپ کو لوگوں کا خدمت گزار سمجھنا چاہیئے اور بے لوث خدمت کو اپنا نصب العین بنانا چاہیئے۔ ۲۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو چاٹگانگ میں سرکاری افسروں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"وہ دن گئے جب ہمارے ملک پر نوکر شاہی کا راج تھا یہ عوام کی حکومت ہے اور عوام کے سامنے جوابدہ...... اب وہ سرد مہری ختم ہونی چاہیئے حاکمیت کے تکبر کا نشہ ٹوٹنا چاہیئے۔ یہ تاثر کہ آپ حکمران ہیں اب ختم ہونا چاہیئے۔ اپنے عوام کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ محبت، شفقت اور اخلاق سے ان کے معاملات سلجھایئے۔"

(۲) آپ نے یہ اصول بھی ملازمین کے سامنے رکھا کہ لوگوں سے معاملت کرتے وقت منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رویّہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اسی تقریر میں فرمایا:-

"ماضی کی بدنام روایات کو اب طاق میں رکھ دیجئے اب آپ حاکم نہیں رہے، اب آپ کا حکمران طبقہ سے تعلق نہیں، اب آپ ملازموں میں سے ہیں۔ ہیں لوگوں کو یہ محسوس کروا دیجئے کہ آپ ان کے خدمتگار اور دوست ہیں۔ عزت و تکریم، انصاف، مساوی برتاؤ اور غیر جانبداری کا اعلیٰ ترین معیار قائم کیجئے۔"

(۳) آپ نے سرکاری ملازمین کو یہ بھی ہدایت کی کہ انہیں کسی حالت میں بھی سیاسی دباؤ کے نیچے نہیں آنا چاہیئے کیونکہ اس سے رشوت، اقربا نوازی اور سفارش کے امراض جنم لیتے ہیں۔ فرمایا:-

"آپ کو ملازموں کی طرح اپنے فرائض بجا لانے چاہئیں۔ آپ کا اس سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ سیاست آپ کا کام نہیں، آپ کا کام خدمت ہے۔ جو سیاسی جماعت اکثریت حاصل کرے گی وہ حکومت قائم کرے گی اور فرض ہے کہ آپ اس وقت حکومت کی خدمت کریں سیاستدانوں کی حیثیت میں نہیں بلکہ خادموں کی حیثیت میں۔"

(میراث قائداعظم ص۲۷)

خارجہ پالیسی کے متعلق واضح اعلان

آپ دو آزاد مملکتوں کے درمیان باہمی بقاء اور دوستانہ انداز میں باہمی تعاون کے تعلقات چاہتے تھے اور کسی ہمسایہ ملک کے ساتھ کسی قسم کے الحاق فیڈریشن یا کنفیڈریشن کے تصور کے سخت خلاف تھے۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو رائٹر کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا:-

"میں واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کبھی ایک مشترکہ مرکز کے تحت دو آزاد مملکتوں کے درمیان (ادھر ہم ادھر تم۔ ناقل) کسی قسم یا شکل یا طرز کی آئینی وحدت کو نہ تسلیم کریگا نہ اس پر اتفاق کرے گا۔"

(میراث قائداعظم ص۵۸)

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ قائداعظم کا یہ بیش بہا ورثہ انتہائی قیمتی اور واجب التعظیم ہے اب یہ انکے وارثوں کا کام ہے کہ ان اصولوں اور نظریات کے انتہائی قیمتی خزانے کو محفوظ رکھیں اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وطن عزیز کی ترقی و استحکام کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی ہے۔ آیئے ہم اپنے ملک کے استحکام و ترقی کے لئے اور وطن کی بے لوث خدمت کرنے اور اس کی خاطر ہر قربانی پیش کرنے کی توفیق پانے کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔ خدا کرے کہ یہ پاک سرزمین اسلام کی سربلندی کیلئے مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے۔

اعلانِ نکاح

میرے فرزند اکبر عزیزم عبدالجبار زاہد کا نکاح مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک ہمراہ عزیزہ نسرین اختر بنت مکرم منظور حسین صاحب سعدی پارک لاہور، مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب صدر حلقہ اسلامیہ پارک لاہور نے ۲۵۰۰/- روپے حق مہر پر مسجد احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

عبدالغفار شاکر میموریل فوٹو سروس۔ گولبازار ربوہ)

درخواست دعا

میرے بھائی عزیز عبدالحفیظ احمد صاحب ۵؍۳ فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸ ۲۸ اگست کو ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں ایک بازو کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حکیم قاضی نذر محمد چک سیٹھ ضلع گوجرانوالہ)۔

ضرورت ہے

دو کارکن جن کے پاس سائیکل ہو اخبار کی تقسیم کے لئے درج ذیل پتہ پر مل لیں۔

رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام کا مرکزی سالانہ اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶؍ اکتوبر ۱۹۷۵ء ربوہ میں منعقد ہوگا۔ خدام شمولیت کے لئے تیاری فرمائیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ کا انیسواں مرکزی سالانہ اجتماع

مجالس کے لئے بعض ضروری ہدایات

امسال مجلس انصار اللہ کا انیسواں مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۳۱ر اخاء/ اکتوبر یکم و ۲ نبوت/ نومبر ۱۳۵۴ھش ۱۹۷۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی برکات کا حامل ہوتا ہے۔ خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور قلوب میں اثر پیدا کرنے والی نصائح سننے کا موقع ملتا ہے۔ حاضرین بزرگان سلسلہ اور اہل علم اصحاب کی پُر مغز تقاریر سے بھی مستفید ہوتے ہیں۔ رقت سے پُر دعاؤں اور انابت الی اللہ کے جو مواقع اجتماع میں ملتے ہیں ان کی لذت شامل ہونے والے احباب ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ دلوں میں ایک خاص قسم کا اطمینان اور سکون پیدا ہوتا ہے۔ امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور دوستوں سے ملاقات ان امور کے علاوہ ہے۔ آپ ازراہ کرم ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے انصار کو پُر زور تحریک فرماویں۔ دستور اساسی انصار اللہ کے مطابق ناظمین اعلیٰ/ ناظمین اضلاع نیز زعماء اعلیٰ/ زعماء کی اس مرکزی اجتماع میں حاضری لازمی ہے سوائے اس کے کہ وہ صدر مجلس سے قبل از وقت رخصت حاصل کر لیں۔

مندرجہ ذیل امور کی طرف بھی ازراہ کرم فوری توجہ فرماویں:۔

۱۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے انتخاب کی سہ سالہ میعاد اس سال کے آخر میں ختم ہو رہی ہے اس لئے امسال شوریٰ انصار اللہ کے موقع پر آئندہ تین سال کے لئے صدر مجلس کا انتخاب ہوگا اس کے لئے آپ حسب قواعد (دستور اساسی انصار اللہ) اپنی مجلس سے صدر مجلس کے لئے نام تجویز کر کے جلد بھجوائیں۔ نام بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ر تبوک/ ستمبر ہے۔

۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسے انصار کو جن کی عمریں اکتالیس سے پچپن سال تک ہوں گی صف دوم میں شمار فرمانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ صف دوم کا ایک الگ نائب صدر ہوگا جس کا انتخاب امسال شوریٰ انصار اللہ کے موقع پر ہوگا۔ نائب صدر صف دوم کے لئے آپ اپنی مجلس کی طرف سے نام تجویز فرما کر ۲۰ر تبوک/ ستمبر سے پہلے پہلے دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۳۔ شوریٰ انصار اللہ کے لئے اگر آپ اپنی مجلس کی طرف سے کوئی تجویز بھجوانا چاہتے ہوں تو مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد (معیّن الفاظ میں) ۲۰ر تبوک/ ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ اس کے بعد آنے والی تجاویز پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔

۴۔ اپنی مجلس کی طرف سے نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر ان کے اسماء سے مرکز کو مطلع فرماویں۔ قواعد کے مطابق بیس اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ بلحاظ صحابی ہونے اور ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع اور زعماء/ زعماء اعلیٰ اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے ممبر ہوں گے۔ نمائندگان کی اطلاع مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ر اخاء/ اکتوبر مقرر کی گئی ہے اس تاریخ تک آپ کی طرف سے اطلاع مل جانی چاہیئے۔

۵۔ سالانہ اجتماع انصار اللہ کا چندہ ... کی شرح کم از کم ایک روپیہ سالانہ فی رکن ہے ... سے وصول کر کے جلد بھجوا دیا جائے تاکہ اجتماع کے انتظامات میں کوئی دشواری ... آئے۔

... اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

(... انگلستان) میں مقیم میرے چھوٹے بھائی عبد الوحید پرویز ویگن کا ٹائر پھٹ جانے کی وجہ سے حادثہ سے دوچار ہو گئے۔ اس وقت ان کا بیٹا "گوگی" بھی ہمراہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انتہائی فضل فرمایا اور شدید زخمی ہونے سے بچا لیا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز میرے دوسرے بھائی مکرم احمد بشارت صاحب کی اہلیہ عزیزہ ... بیگم کے والد مکرم حاجی ابراہیم صاحب خلیلی سابق مبلغ اٹلی و افریقہ کی وفات کی خبر انگلستان ہی میں دی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے آمین۔ (حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان گوجرانوالہ)

واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۱۶ر ستمبر کو ہوگا

ایسے واقفین زندگی طلباء جن کی تعلیم میٹرک پاس یا اس سے زیادہ ہے یا جنہوں نے میٹرک اور اس سے اوپر کا کوئی امتحان تو دیا ہوا ہے لیکن ابھی نتیجہ نہیں نکلا اور وہ کسی وجہ سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے انٹرویو کے لئے ۲۳ر اگست کو نہیں آسکے فوری طور پر خاکسار کو اطلاع دیں اور خود مورخہ ۱۶ر ستمبر بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں۔

(۲) ایسے طلباء جو عنقریب میٹرک یا اس سے اوپر کا کوئی امتحان دے رہے ہیں اور وہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں لیکن امتحان کی وجہ سے انٹرویو کے لئے مورخہ ۱۶ر ستمبر کو نہیں آسکتے مندرجہ ذیل کوائف سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔

نام۔ عمر۔ ولدیت۔ پتہ۔ کس کلاس کا امتحان دے رہے ہیں۔ امتحان کب شروع ہو رہا ہے اور کب ختم ہوگا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

نمائندہ الفضل سے تعاون کرنیوالے مخلص احباب

(۲)

ہم نے "الفضل" کی ایک قریبی اشاعت میں بعض ایسے احباب کے نام دیئے ہیں جنہوں نے نمائندہ "الفضل" مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی سے مل کر دیگر احباب کو الفضل کے خریدار بننے کی تحریک فرمائی ہے۔ آج ہم مزید احباب کے نام شائع کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان مخلصین کو آئندہ بھی دینی تحریکات میں عملاً حصہ لینے کی توفیق بخشے اور ان کے اخلاص میں اور بھی برکت ڈالے۔ آمین

۱۔ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ وہاڑی منڈی۔
۲۔ " چوہدری منور احمد صاحب معلم جماعت احمدیہ چک ۱۶۸ مراد۔
۳۔ " مولوی محمد اعظم صاحب معلم وقف جدید چک ۱۶۶ مراد
۴۔ " میاں مبشر احمد صاحب
۵۔ " میاں مجید احمد صاحب منہاس میڈیکل سٹور ڈاہرانوالہ (باقی)

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم ناصر احمد کا نکاح عزیزہ مونسہ بیگم بنت عطاء المنان صاحب قریشی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۳ر ستمبر ۱۹۷۵ء بروز بدھ بر موقعہ جلسہ تحریک جدید بعد نماز مغرب بمکان میجر مغل صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی مکرم جناب مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔ بعد میں محترم امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی چوہدری احمد جان صاحب نے دعا کرائی۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر جہت سے موجب برکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ منیر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

ولادت

مکرم برادرم شریف احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ضلع بدین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ قارئین سے نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

رانا منور احمد
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بہاولنگر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴